جناب طالب ہاشمی صاحب
۱۸ ڈی رضوان بلاک اعوان ٹاؤن، ملتان روڈ لاہور ۱۸

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ادارہ کا مضمون نگار کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

جناب مکرم و معظم زاد شرفکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

گرامی نامہ کے لیے صمیمِ قلب سے سپاس گذار ہوں لیکن ساتھ ہی حیران ہوں کہ اس معاملہ میں آپ نے مجھ جیسے غیر معروف گوشہ نشین آدمی کو تخاطب کے قابل کیسے سمجھا۔ کسرِ نفسی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ میرا علم قلیل اور میری عقل بہت محدود ہے، ہیں تو آپ جیسے علماء کے خوانِ علم کا ایک ادنیٰ ریزہ چین ہوں۔ جن اکابر کے اسمائے گرامی آپ نے تحریر فرمائے ہیں انہیں تو حقیقی معنوں میں اربابِ علم و فضل کہا جاسکتا ہے، مجھ جیسے نالائقوں کی ان سے کیا نسبت ؟ ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

عرصہ سے بہت کم لکھ رہا ہوں، مطالعہ بھی بہت کم رہ گیا ہے کیونکہ آنکھوں میں موتیا اُتر رہا ہے۔ بینائی کی کمزوری، بڑھاپے کی آمد آمد اور مصائب و آلام نے اس قابل نہیں چھوڑا کہ آپ کے سوالات کا مفصل جواب لکھ سکوں امتثالِ امر کے طور پر چند اشارات پر اکتفاء کرتا ہوں۔ ان کی یہ حیثیت نہیں کہ یہ الحق جیسے وقیع ماہنامہ یا کسی کتاب میں جگہ پاسکیں۔

(۱) میں نے اپنی علمی زندگی میں بے شمار اربابِ علم و فضل کی تصنیفات سے استفادہ کیا ع

تمتع زہر گوشہ یافتم

قرآن، حدیث اور تاریخ (از ابن سعد، طبری، ابن خلدون، ابن اثیر وغیرہم) کے بعد ماضی قریب اور دورِ حاضر کے جن اربابِ علم کی کتابوں کا مطالعہ کیا اُن میں سے کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں :۔۔۔۔۔ حالی، شبلی، مولانا اشرف علی تھانوی رح، ڈپٹی نذیر احمد، عبدالحلیم شرر، قاضی سراج الدین احمد مرحوم، سید سلیمان ندوی رح، محمد حسین آزاد، علامہ اقبال رح، مولانا محمد ابراہیم میر رح سیالکوٹی، مولانا عبدالسلام ندوی رح، ریاست علی ندوی، حاجی معین الدین احمد ندوی رح، شاہ معین الدین احمد ندوی رح، سعید انصاری رح، مولانا ظفر علی خان رح، مولانا عبدالماجد دریا بادی، مولانا عبدالحی، مولانا ابوالکلام آزاد رح، مولانا مناظر احسن گیلانی رح، مولانا منظور نعمانی، مولانا قاضی سلمان منصور پوری رح، مولوی عبدالحق مرحوم، سید قطب شہید مصری رح، مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی رح (نواب صدر یار جنگ رح) عنایت اللہ خان مشرقی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رح، مولانا قاری محمد طیب رح، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا صباح الدین صاحب

ملک نصراللہ خان عزیزؒ، مولانا ماہر القادریؒ، مولانا عامر عثمانیؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، ایلیاس برنیؒ وغیرہم۔

ان مشاہیر کے علاوہ بہت سے غیر معروف مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا جن میں غیر مسلم اہل قلم اور مستشرقین بھی شامل ہیں۔

فارسی میں رومیؒ، سعدیؒ، جامیؒ اور اقبالؒ کی کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ـــــــ اسلام سے والہانہ محبت تو خاندان کے دینی ماحول نے پیدا کی۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے علم وادب کا ذوق پیدا ہوا اور تحقیق و تفحص کا جذبہ بیدار ہوا۔

(۳) ان مصنفین اور ان کی کتابوں کی خصوصیات بیان کرنے کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ ان کتابوں میں علم وادب کی چاشنی بھی ہے اور دینِ حق کے بارے میں گرانقدر معلومات بھی، تاہم ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

(۳) معارف اعظم گڈھ، برہان دہلی، الفرقان لکھنؤ، منادی دلی، عصمت دلی (پھر کراچی) مولوی دلی، پیشوا دلی، نظام المشائخ دلی (پھر کراچی) ساقی دلی (پھر کراچی) ترجمان القرآن لاہور، نیرنگ خیال لاہور، ہمایوں لاہور، عالمگیر لاہور، ادب لطیف لاہور، خدام الدین لاہور، چٹان لاہور، رحیق لاہور، فاران کراچی، المعارف لاہور، صحیفہ لاہور، جامعہ دلی، البلاغ کراچی، بینات کراچی، اردو کراچی، اردو نامہ کراچی، نقوش لاہور، اوراق لاہور، فنون لاہور، مدینہ بجنور، الحق اکوڑہ خٹک، الخیر ملتان، الاعتصام لاہور، محدث لاہور، اردو ڈائجسٹ لاہور، سیارہ ڈائجسٹ لاہور، قومی ڈائجسٹ لاہور، زندگی لاہور، ایشیا لاہور وغیرہ

موجودہ صحافت میں کوئی روزنامہ میرے معیار پر پورا نہیں اترتا ـــــ ہفت روزہ پرچوں میں الاعتصام لاہور، ایشیا لاہور اور تکبیر کراچی اچھے پرچے ہیں ـــ ماہانہ پرچوں میں معارف اعظم گڑھ، برہان دہلی، الفرقان لکھنؤ، الحق اکوڑہ خٹک، ترجمان القرآن لاہور، البلاغ کراچی، بینات کراچی، الخیر ملتان، بتول لاہور، الحسنات لاہور، المعارف لاہور اور نقوش لاہور اچھے پرچے ہیں۔ میثاق لاہور اور تدبر لاہور بھی ان میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔

(۴) میں نے غیر معروف درسگاہوں میں، جو مسجدوں میں قائم تھیں، دینی تعلیم حاصل کی میرے اساتذہ علماء کے گلیم پوش بوریا نشین گروہ سے تعلق رکھتے تھے، بالکل غیر معروف لیکن علم و فضل اور سیرت و کردار کے اعتبار سے کوہ ہمالہ سے بھی بلند۔ وہ شاگردوں کو اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر سمجھتے تھے، درس و تدریس کا کوئی معاوضہ لینا ان کے نزدیک حرام تھا ـ مسجد، درسگاہ اور اس کی چٹائیاں، اساتذہ اور شاگردوں کی نشستیں ـــ لیکن اب وہ دور ہی لد گیا۔

(۵) اس ناچیز کی رائے میں دورِ حاضر کے اہل علم میں سے (بعض بنیادی عقائد اور آراء میں اختلاف کے باوصف) سید قطب شہید مصریؒ، علامہ طنطاویؒ، سید سلیمان ندویؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا محمد حنیف ندویؒ، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا محمد تقی عثمانی، ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

مولانا حامد الانصاری، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی، ڈاکٹر نور محمد غفاری اور ڈاکٹر اسرار احمد کی کتابیں بہت مفید ہیں۔

(۶) پیرا ۵ میں جن اہلِ علم کا ذکر کیا گیا ہے ان میں الیاس برنیؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، علامہ اقبالؒ، اکبر الہ آبادی مرحوم، علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم، شورش کاشمیریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ اور پیر محمد کرم شاہ الازہری کا اضافہ کر لیجیے ــــــ مولانا عبدالماجد دریا آبادی مرحوم کا قلم اباحیت، تجدد، مغربیت، ماڈرنزم وغیرہ کے بارے میں شمشیرِ قاطع کی حیثیت رکھتا تھا لیکن افسوس کہ مولانا تھانویؒ کے مرید ہونے کے باوجود وہ قادیانیت کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے۔

(۷) مذکورہ بالا اصحاب کی تحریریں ان مسائل کے بارے میں بہت کار آمد ہیں۔

(۸) مدارسِ عربیہ کے موجودہ نصاب میں اگر جدید علوم (سائنسی اور فنی) نیز عربی کے علاوہ دوسری زبانوں (فارسی، انگریزی، فرانسیسی، روسی، جرمن وغیرہ) کی تعلیم بھی شامل کر دی جائے تو بہت مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ طلبہ کو جدید عربی سے روشناس کرانا بھی ضروری ہے۔

سب سے اہم چیز سیرت و کردار کی تعمیر ہے، ان مدارس کا مقصد محض "مولوی" تیار کرنا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ یہ کہ طلبہ اسلام کے جانباز سپاہی اور نہایت حق گو اور مخلص عالمانِ باعمل بنیں۔

والسلام مع الاکرام

ناچیز طالب ہاشمی غفرلہٗ

سوالنامہ:۔ (۱) آپ کو علمی زندگی میں کن کتابوں اور مصنفین نے متاثر کیا اور آپ کی محسن کتابوں نے آپ پر کیا نقوش چھوڑے۔ (۲) ایسی کتابوں اور مصنفین کی خصوصیت۔ (۳) کن مجلات اور جرائد سے آپ کو شغف رہا، موجودہ صحافت میں کون سے جرائد آپ کے معیار پر پورے اُترتے ہیں۔ (۴) آپ نے تعلیمی زندگی میں کن اساتذہ اور درسگاہوں سے خاص اثرات لیے۔ ایسے اساتذہ اور درس گاہوں کے امتیازی اوصاف جن سے طلبہ کی تعمیر و تربیت میں مدد ملی۔ (۵) اس وقت عالمِ اسلام کو جن جدید مسائل اور حوادث و نوازل کا سامنا ہے اس کے لیے قدیم یا معاصر اہلِ علم میں سے کن حضرات کی تصانیف کار آمد اور مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ (۶) علمی اور دینی محاذوں پر کئی فتنے تحریفی، الحادی اور تجددی رنگ میں (مثلاً انکارِ حدیث، عقلیت، اباحیت، تجدد، مغربیت، قادیانیت اور ماڈرنزم) مصروف ہیں۔ ان کی سنجیدہ علمی احتساب میں کون سی کتابیں حق کے متلاشی نوجوان ذہن کی راہنمائی کر سکتی ہیں۔ (۷) موجودہ سائنسی اور معاشی مسائل میں کون سی کتابیں اسلام کی صحیح ترجمانی کرتی ہیں۔ (۸) مدارسِ عربیہ کے موجودہ نصاب اور نظامِ تعلیم میں وہ کون سی تبدیلیاں ہیں جو اسے مؤثر اور مفید تر بنا سکتی ہیں ــــــ امید ہے اپنے مفید خیالات سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح افزا
تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو کیسی ہی محفل ہو،
ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔
فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔
ہر محفل کا میزبان خصوصی
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
رُوح پاکستان۔ رُوح افزا
راحت جان۔ رُوح افزا
خدمتِ خلق رُوح اخلاق ہے
ADARTS
-6/87